(175)

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۴۳

ٹیلیفون نمبر ۲۱

الفضل

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ: الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۲۸ | ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ | ۱۹ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ہش | ۱۹ مئی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۱۴

جنگ میں حکومت برطانیہ کی کامیابی کے لئے

اہلِ ہند کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے

آتشِ جنگ کے شعلے آجکل یورپ میں اس تیزی کے ساتھ بلند ہو رہے ہیں۔ کہ نہیں کہا جاسکتا۔ یہ خوفناک آگ کہاں کہاں پھیلے گی۔ اور کتنے ملکوں شہروں اور نفوس کو اپنی لپیٹ میں لے کر بھسم کر دے گی۔ یہ ایک قہری تجلی ہے۔ جو انسانوں اور ان کے استعمال کی چیزوں کو فنا کئے جا رہی ہے۔ ایک آسمانی عذاب ہے۔ جو اہل زمین پر مسلط ہو رہا ہے۔ ان ایام میں جو بے حد خطرناک اور ہلاکت خیز ہیں۔ ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ اپنے ملک کی حفاظت اور اپنی حکومت کی ہر ممکن امداد کرنا سب باتوں سے اہم سمجھے۔ کیونکہ حکومت برطانیہ کے کامیاب ہونے کی صورت میں ہندوستان کا ہر پہلو سے فائدہ ہے۔ اور اس کی ناکامی میں ناقابل تلافی نقصان۔ انگریزوں کو ہندوستان میں آئے ایک صدی گزر چکی ہے۔ اور اس لمبے عرصہ میں اہل ہند کے ساتھ ان کے ایسے تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔ کہ اب وہ ہندوستانیوں کو زیادہ سے زیادہ حقوق دینا اور اپنا بہتر رفیق بنانا ضروری سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اب ہندوستان میں جو تغیر بھی رونما ہوتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ہندوستان کو نسبتاً زیادہ حقوق حاصل ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر خدانخواستہ حکومت برطانیہ کو کسی رنگ میں نقصان پہونچ گیا۔ تو ہندوستان پر جو تباہی اور بربادی نازل ہو گی۔ اس کا تصور کر کے بھی ہر عقلمند اور دور اندیش انسان کا دل کانپ اٹھتا ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے اللہ تعالےٰ کا یہ کلام ساری حقیقت واضح کر رہا ہے۔ ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة۔ کہ جب حکومت بدلتی ہے۔ تو اس وقت فاتح اور حکمران قوم بستیوں کو برباد کر دیتی اور معززین کو ذلیل بنا دیتی ہے۔ اس کی صداقت پولینڈ، ناروے اور ہالینڈ کے حالات سے معلوم کی جاسکتی ہے جرمنی نے ان ممالک میں جو تباہی مچا رکھی ہے۔ وہ اخبار بین اصحاب سے مخفی نہیں۔

پس یورپ کی موجودہ جنگ روز بروز جو صورت اختیار کرتی جا رہی ہے اس کے پیش نظر اہل ہند کو بھی بے فکر نہیں رہنا چاہیئے۔ اور یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ میدانِ جنگ ان کے ملک سے بہت دور ہے۔ آج ہی کے اخبار میں جو خبریں شائع ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ جنگ جو پولینڈ سے شروع ہوئی اور وہ برطانیہ سے کئی ہزار میل دور ہے اب اتنی قریب پہونچ گئی ہے۔ کہ گولہ باری کے دھماکے نہ صرف برطانیہ کے ساحلی شہروں میں سنے جا رہے ہیں۔ بلکہ ان میں زلزلہ کے سے جھٹکے محسوس کئے جا رہے ہیں۔ پس یہ آگ جو اس سرعت سے بڑھ رہی ہے اس سے اہل ہند کیونکر آنکھیں بند رکھ سکتے ہیں۔

جس طرح کوئی انسانی کاروبار کمزوریوں اور نقائص سے منزہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح حکومت برطانیہ کے متعلق بھی یہ تو نہیں کہا جاسکتا۔ کہ اس میں کوئی نقص نہیں۔ اور وہ ہر لحاظ سے مکمل اور بے نقص ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ دنیا کی تمام بڑی بڑی حکومتیں جن کے ماتحت غیر ملکی رعایا ہے۔ ان میں سے سب سے بہتر حکومت برطانیہ ہے کیونکہ اس کا سلوک نسبتاً بہت اچھا ہے۔ پھر ہندوستان ایسے مذہبی ملک کے لئے جہاں ہر مذہب و ملت کے لوگ اپنے اپنے مذہب کے ساتھ بہت مضبوط اور مخلصانہ وابستگی رکھتے ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حکومت برطانیہ نے تمام اقوام کو مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ کسی مذہب میں داخل ہونے پر کوئی پابندی عائد نہیں۔ اور نہ مذہب کی اشاعت میں کوئی مزاحمت کی جاتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں نازیت میں مذہب کو جس نقطہ نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ ہٹلر اپنی کتاب مائنے کامف میں لکھتا ہے۔ ہم کبھی ایسے مذہب کو اپنے ملک میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ جس کے اقتصادی تجارتی اور سوشل قوانین مذہب نے بنائے ہوئے ہوں۔

گویا اس کے نزدیک مذہب کو ان امور میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں اور جو مذہب دخل دیتا ہے۔ اسے ہٹلر برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں

ایسی حکومت جہاں بھی قائم ہوگی وہاں اسلام اس کی زد میں ضرور آئے گا کیونکہ اسلام نے تفصیل کے ساتھ ہر نوع کے احکام دیئے ہیں۔ اور اسلامی تعلیم پر چلنے والا ہر شخص اس بات پر مجبور ہے کہ وہ ان احکام پر عمل کرے۔ اسی طرح روس ہے اس میں دہریت ہی دہریت نظر آتی ہے۔ بلکہ وہاں سرکاری طور پر لوگوں کو اس قسم کے تماشے دکھائے جاتے ہیں جن میں مذہب پر تمسخر اڑایا جاتا اور اس سے نفرت دلائی جاتی ہے۔ غرض اس وقت حالات اس قدر خطرناک ہو چکے ہیں اور ہوتے جا رہے ہیں۔ کہ حکومت برطانیہ ہر ممکن امداد کی مستحق ہے۔ اور اہل ہند کے اپنے مفادات کا تقاضا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش اور سعی کریں

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ہجرت ۱۳۱۹ ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج دن بھر سر درد کی وجہ سے علیل رہی۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؀

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے آج طبیعت نسبتاً بہتر رہی درد کا دورہ بھی نہیں ہوا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں ؀

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی لاہور سے واپسی کے بعد حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے آپ کو کلسیم کے ٹیکے لگانے تجویز کئے ہیں۔ نیز ناک میں بعض ادویہ لگائی جاتی ہیں۔ حضرت میر صاحب بدستور علیل ہیں۔ صحت کے لئے دعا کریں ؀

آج ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب کی لڑکی حمیدہ خالدہ کا نکاح ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ساکن شاہ آباد ضلع کرنال کے ساتھ پانچ صد روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید کا فوٹو درکار ہے

شہید مرحوم حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب کے فوٹو کی ضرورت ہے۔ بعض معتبر احباب نے بیان کیا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کا فوٹو کہیں دیکھا ہے۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کے پاس ان کا فوٹو محفوظ ہو۔ تو وہ ارسال فرما دیں۔ اور اگر وہ عاریۃً دینا چاہیں تو صراحتاً لکھ دیں۔ تا اس فوٹو کا بلاک تیار کر کے انہیں واپس کر دیا جائے ؀

ایسے دوست بھی براہِ نوازش دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ جنہوں نے حضرت شہید مرحوم کا فوٹو کسی اخبار میں یا کسی دوست کے پاس دیکھا ہو تا کسی مناسب ذریعہ سے اُسے حاصل کیا جا سکے ؀

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

لیجئے یہ نظم بھی پڑھ لیجئے

ساقیٔ مہوش اِدھر بھی اک نگہ فرمایئے
دیر سے پیاسے کھڑے ہیں آج تو پلوایئے

حُسنِ بے پروا سے کُل یہ عشقِ رسوا نے کہا
دل تو زخمی ہو چکا ہے اب جگر برمایئے

دل کی بستی جو کبھی آباد تھی ویران ہے
پھر سے یہ سرسبز ہو۔ ابرِ بہاری آیئے

جب ہے پہلی زندگی صدق و دیانت پر گواہ
راستبازوں کو نہ انکے دعوے میں جھٹلایئے

آ کے دوبارہ بھی۔ لاعلمی ہو حالِ قوم ہے
موتِ عیسیٰ کھل چکی اسکو نہ اب الجھایئے

رحمۃٌ للعالمین نے بندشِ الہام کی
دیکھئے رحمت کو زحمت کر کے مت دکھلایئے

دعویٔ حُبِّ محمد اور احمدؑ سے نِفار
یہ دو ضدیں جمع کیونکر ہو سکیں؟ سمجھایئے

آپ کو بہبودیٔ اسلام کی کچھ فکر ہے
جانے دیجئے مولوی صاحب! نہ قسمیں کھایئے

بھولے بھٹکے بے شبہ ہیں مستحقِ تبلیغ کے
جو پرائے بن گئے ہیں انکو بھی اپنایئے

قومیں قوموں پر چڑھی آتی ہیں یارب خیر ہو
زلزلہ ہے چار سُو اصلاح سے بچ جایئے

ہر طرف ہے شور برپا انقلاب ہے انقلاب
انقلابی گردشوں میں اپنا مقصد پایئے

یعنی امنِ عام ہو اسلام ہی اسلام ہو
ہر طرح آرام ہو دُنیا میں جنت لایئے

سربلندی چاہتے ہو تو ہے اسکا گُر یہی
آستانے پر مسیحِ پاک کے جھک جایئے

مومنوں کو حکمِ ربانی ہے صبر و ضبط کا
مشکلیں کتنی بھی ہوں ان سے نہ کچھ گھبرایئے

قول بالافواہ کی کچھ قدر و قیمت ہی نہیں
از عمل ثابت کن آں نور ہے کے گُن گایئے

یاد رکھو ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد
آپ بھی خدام میں مل کر نہ پھر ستایئے

ہم رہیں گے قول پر ثابت قدم ہر حال میں
توڑ کر عہدِ وفا بدعہد کیوں ہو جایئے

ذکرِ حق سے ہوتا ہے حاصل جو اطمینانِ قلب
محو ہستی میں رہ کے رنج و غم میں دل بہلایئے

شیوۂ مومن نہیں رستے میں ہمت ہارنا
منزلِ مقصود مل جائے گی چلتے جایئے

مدحتِ احمد میں اکمل پھر ہوا نغمہ سرا
اک نگاہِ لطف ہو جائے صلہ دلوایئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوبلی فنڈ کے بقائے جلد ادا کئے جائیں

بفضلہ تعالیٰ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی میزان ۲۰۵۶۰۰ تک پہونچ چکی ہے۔ اور وصولی ۲۵۱۸۰۰ تک ہو چکی ہے۔ چونکہ بقایا جلد ادا ہو جانا چاہیئے۔ اس لئے جن احباب کی طرف جوبلی فنڈ کا بقایا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ جلد اپنے بقائے ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ زمیندار طبقہ کے جن احباب کے ذمہ جوبلی فنڈ کا بقایا ہے۔ انہیں بھی فصل ربیع سے ادا کرنے کی فکر کرنی چاہیئے ؀ ناظر بیت المال قادیان

فیصلہ کن مباحثہ کے لئے مولوی محمد علی صاحب سے

ایک مرتبہ اور درد مندانہ اپیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب مولوی محمد علی صاحب کا ایک ناتمام خطبہ جمعہ اخبار "پیغام صلح" ۳ر مئی ۱۹۴۰ء میں بعنوان "فیصلہ کن بحث سے جناب خلیفہ قادیان کا گریز" شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں:-

"۲۴ر اپریل کے پرچے (الفضل) میں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین کا فیصلہ کن مناظرہ کے لئے چیلنج منظور" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ میں تو یہ عنوان دیکھ کر بڑا خوش ہوا۔ اور سمجھا۔ کہ میاں صاحب کا مضمون ہوگا۔ لیکن مضمون کے نیچے نام دیکھا۔ تو ابو العطاء جالندھری لکھا ہوا تھا۔ مضمون میں وہی بے معنی باتیں ہیں۔ مجھے مخاطب کرکے لکھا ہے کہ ۱۹۱۵ء میں آپ نے اپنے کسی مضمون میں تحریر کیا ہے۔ کہ سب سے اول حضرت مسیح موعود کی قسم نبوت کا مسئلہ طے کرنا چاہیئے۔ لہٰذا اب بحث صرف مسئلہ نبوت پر ہوگی۔"

جناب مولوی صاحب کے ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ میرا مضمون "بے معنی" نہ تھا۔ اور مولوی صاحب نے اس کا جو خلاصہ پیش کیا ہے۔ وہ درست ہے۔ البتہ مولوی صاحب کو ۱۹۱۵ء لکھنے میں غلطی لگی ہے۔ ان کی جو عبارت "ٹریکٹ" نبوت کاملہ تامہ اور جزئی نبوت میں فرق" مشتہرہ ۳ فروری ۱۹۱۵ء میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے:-

"میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کرلو۔ اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے۔ دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے۔"

ہمارا مولوی صاحب کی نظر میں یہ قصور ہے۔ کہ ہم کیوں اس تحریر کے مطابق نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق فیصلہ کن مباحثہ پر آمادہ ہیں۔ اس وجہ سے مولوی صاحب بہت غصہ میں ہیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے یہاں تک کہہ دیا ہے۔ کہ:-

"خوب یاد رکھو۔ کفر و اسلام کے مسئلہ پر ہی قادیانیوں کا کفر ٹوٹے گا۔"

ظاہر ہے۔ کہ یہ الفاظ جو مولوی صاحب نے انتہائی جوش کی حالت میں فرمائے ہیں۔ اور لفظ "ہی" سے پتہ لگتا ہے کہ مولوی صاحب مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں اپنی کمزوری کو خوب جانتے ہیں۔ اسی لئے باوجود حلفیہ دعوت کے اس صحیح طریق فیصلہ کو منظور نہیں کرتے۔

میرے مضمون کے جواب میں مولوی صاحب نے فرمایا ہے:-

"تعجب ہے۔ کہ آج بیس سال بعد یہ یاد آیا۔ جب میں نے لکھا تھا۔ اس وقت کیوں مقابلے کے لئے باہر نہ نکلے۔ کفر و اسلام اور خلافت ضمناً اس میں آجائیں گے لیکن آج کفر و اسلام کے مسئلہ پر بحث سے یہ گریز کیوں ہے؟ کیا یہ اختلافی مسئلہ نہیں ہے؟ ہم تو کہتے ہیں۔ کہ تینوں اختلافی مسائل پر بحث کرلو۔ لیکن قادیانی صرف مسئلہ نبوت پر ہی بمشکل آمادہ ہوتے ہیں۔"

جناب مولوی صاحب کا یہ فرمانا کہ اس وقت مقابلہ کے لئے باہر نہ نکلے تھے۔ درست نہیں۔ واقعہ یہ ہے۔ کہ اس وقت بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس لاہور تشریف لے گئے تھے اور جناب مولوی صاحب کی طرف سے کا اس وقت بھی بات رہ گئی تھی۔ مگر میں کہتا ہوں۔ یہ بھی کوئی بات ہے۔ کہ چونکہ اس تحریر پر بیس سال گزر گئے ہیں۔ لہٰذا اس کے مطابق فیصلہ نہیں ہو سکتا۔ کیا وہ تحریر غلط ہے۔ یا غلط تھی۔ آخر وجہ کیا ہے کہ اگر ۱۹۱۵ء میں مولوی صاحب کے نزدیک مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بحث فیصلہ کن تھی۔ تو آج کیوں نہیں۔

مولوی صاحب مانتے ہیں۔ کہ "قادیانی" مسئلہ نبوت پر بحث کے لئے "بمشکل آمادہ" ہوتے ہیں۔ اور کفر و اسلام اور خلافت پر ضمناً بحث کو تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن باایں ہمہ جناب مولوی صاحب منبر پر کھڑے ہو کر اسے ہمارا بحث سے گریز قرار دیتے ہیں۔ میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں۔ کہ اس کا نام گریز رکھنے میں آپ سراسر غلطی پر ہیں۔ اگر یہ گریز ہے۔ تو کیا جب آپ نے یہ کہا کہ:- "اس کے ضمن میں اس بات پر بھی بحث آجائیگی کہ میری پہلی تحریریں میری موجودہ روش کے خلاف ہیں۔" (پیغام ۱۸-اپریل) تو اس کو آپ کا گریز قرار دے لیں؟

مولوی صاحب اپنے پرانے مناظر مولوی عمر الدین صاحب شملوی کے الفاظ ہی پڑھ لیں۔ انہوں نے مجھے لکھا ہے:-

"آپ کفر و اسلام پر بحث سے انکار نہیں کرتے۔ بلکہ ضمناً اس بحث کی پوری گنجائش دیتے ہیں۔ پس اب معاملہ صرف اس قدر رہ گیا۔ کہ ہم مستقل بحث کفر و اسلام کو قرار دیتے ہیں۔ آپ اسے ضمنی بحث رکھتے ہیں۔ فرق کچھ نہیں رہا۔ اگر میں خود مناظر ہوتا تو میں کہہ دیتا چلئے یونہی سہی۔ مگر مولانا محمد علی صاحب بہت محتاط انسان ہیں۔"

کیا اب بھی آپ ہماری موجودہ پوزیشن کو گریز قرار دینے میں حق بجانب ہیں؟

جناب مولوی صاحب تو "قادیانیوں کے کفر کے توڑنے" کے درپے ہیں۔ اور خواہ مخواہ ہم سے ناراض ہو رہے ہیں حالانکہ مباحثہ سے پہلے ہی ان کی حالت یہ ہے کہ اپنی گزشتہ تحریروں کے صریح خلاف لکھ رہے ہیں۔ اس کا ایک نمونہ یہ ہے۔ کہ پہلے مولوی صاحب لکھ چکے ہیں:-

الف۔ "ہمارے درمیان جو اختلاف مسائل ہے۔ اس کی اصل جڑ مسئلہ نبوت ہے۔" (ٹریکٹ ۳ فروری ۱۹۱۵ء)

ب۔ "اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے۔" (〃)

ج۔ "اتنی بات (قسم نبوت حضرت مسیح علیہ السلام) کو اگر سمجھ لو۔ تو مسئلہ کفر و اسلام خود حل ہو جاتا ہے۔" (〃)

د۔ "اسی مسئلہ نبوت پر تکفیر اہل قبلہ کی بھی بنیاد ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام دیباچہ ص)

مگر اب ان صریح بیانات کے خلاف "قادیانیوں کا کفر توڑنے" کے لئے فرماتے ہیں:-

"اصل میں اختلاف کی جڑ یہی کفر و اسلام کا مسئلہ ہے۔ اس کے طے ہو جانے کے بعد نبوت کا مسئلہ ایک منٹ میں حل ہو سکتا ہے۔" (پیغام صلح ۳ مئی)

غور فرمائیے۔ یہ تضاد بیانات کیوں ہے۔ اور اس قدر کھلے کھلے اختلاف کا باعث کیا ہے؟ کیا اس بارہ میں بھی مولوی صاحب کے عقیدہ میں تبدیلی ہو چکی ہے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہمارے اور غیر مبایعین کے اختلافات کی بنیاد صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا مسئلہ ہے اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ حضور نبی ہیں۔ تو کفر منکرین اور خلافت کا بھی ساتھ ہی فیصلہ ہو جاتا ہے۔ ہم سنجیدگی سے خدا کو حاضر ناظر جان کر اس عقیدہ پر قائم ہیں۔ خود مولوی صاحب بھی اپنی زیر بحث تحریر میں اسے حلفیہ بیان کی صورت میں تسلیم کر چکے اور ہمیں نصیحت کر چکے ہیں۔ کہ صرف اسی مسئلہ پر بحث کرنی چاہیئے۔ اس سے سب دیگر اختلافات خود بخود حل ہو جائیں گے۔ اب موضوع بحث کو بدلنا یا تو مولوی صاحب موصوف کے عقیدہ کی تبدیلی کے باعث ہو سکتا ہے۔ یا مولوی صاحب کی نیت بحث کے بدلنے کے باعث ہو سکتا ہے۔

اگر مولوی صاحب کا عقیدہ ہی بدل گیا ہے تو وہ اس کا اعلان فرمائیں اور اگر پہلے ان کی نیت تحقیق حق تھی اور اب محض شور و شر ہے تو اس کا بھی اعلان فرمادیں۔ میرا یقین ہے کہ مولوی صاحب کا یہ ارشاد کہ "کفر و اسلام کے مسئلہ پر ہی قادیانیوں کا کفر ٹوٹے گا۔" تبدیلی عقیدہ کے باعث نہیں بلکہ مباحثہ کی غرض و غایت کے متعلق ان کی نیت کے بدل جانے کا نتیجہ ہے۔ میرے اس یقین کا ثبوت خود مولوی صاحب کی اپنی ضمیر کی آواز ہے۔ جو اسی خطبہ کے آخری حصہ میں ان الفاظ میں بلند ہوئی ہے۔ کہ

"ضرورت ہے کہ میاں صاحب اب میدان میں نکلیں۔ اور دلائل کے ذریعہ ان مسائل کو طے کریں۔ دیکھئے اگر اجرائے نبوت سے انکار غلطی ہے تو اس کے لئے سب سے زیادہ میں ذمہ دار ہوں۔ اور اگر اجرائے نبوت کا عقیدہ ضلالت ہے۔ تو اس کے لئے سب سے زیادہ میاں صاحب ذمہ دار ہیں۔ بہر حال ذمہ داری ہم دونوں پر ہے۔ پھر خود میاں صاحب کا سامنے نہ آنا اور دوسروں سے مضامین لکھوانا صحیح طریق عمل نہیں۔"

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ جناب مولوی صاحب کا دل مانتا ہے کہ اصل باعث اختلاف اور منشاء نزاع صرف مسئلہ نبوت ہے۔ اگرچہ مولوی صاحب نے ذمہ داری کے ذکر کے وقت "غلطی" اور "ضلالت" کے علیحدہ علیحدہ لفظ بولے ہیں۔ مگر بات یہی ہے کہ ان کی ضمیر آج بھی مانتی ہے۔ کہ دراصل اختلاف کی جڑ صرف مسئلہ نبوت ہے۔ جناب مولوی صاحب کو "دوسروں کے مضامین" سے ناراضگی کا حق نہیں کیونکہ دیر تو خود ان کی طرف سے ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تو صاف طور پر تحریری اعلان فرما چکے ہیں کہ

"میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے مولوی ابوالعطاء صاحب سے کہا تھا۔ کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب سے خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں۔ آپ ان سے شرطیں طے کرلیں۔" (الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء)

جناب مولوی صاحب! میں دلآزار باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے نہایت ادب سے آپ سے التجا کرتا ہوں۔ کہ وقت بہت گزر گیا ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ آپ نے مئی ۱۹۰۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں عدالت گورداسپور میں حلفیہ بیان میں حضور کو "مدعی نبوت" قرار دیا تھا۔ اب آپ "مدعی نبوت" پر لعنت بھیجتے ہیں۔ یہ اصل مسئلہ ہے۔ جب تک حضور کی پوزیشن متعین نہ ہوگی۔ کوئی منصف مزاج اس سوال کو نہیں اٹھا سکتا کہ آپ کے منکرین پر کیا فتوے لگتا ہے۔ پہلے تو یہ طے کرنا چاہیئے۔ کہ حضور پر کیا فتوے لگتا ہے۔ کیا آپ مدعی نبوت ہیں یا نہیں۔ یہی بات آپ ۱۹۱۵ء میں ہمیں کہہ چکے ہیں۔ اور یہی بات بالارادہ آپ کے منہ سے سوئی ورائے پیغام صلح کے خطبہ میں نکل گئی ہے۔ جماعت احمدیہ کے لاکھوں افراد کی انتہائی خواہش ہے۔ کہ آپ سے اس بارے میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا فیصلہ کن مناظرہ ہو۔ میں آپ کو اللہ تعالےٰ کا واسطہ دیکر کہتا ہوں۔ کہ اس فیصلہ کن مناظرہ کو ہونے دیں۔ اس موضوع پر ہر پہلو سے آپ مفصل گفتگو فرمائیں۔ میں نے آپکی آج تک کی تمام شرائط منظور کرلی ہیں۔ آپ کو ہرگز روک نہ ہوگی۔ کہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نفی کے لئے جنازہ یا تکفیر کا سوال پیش کریں۔ مگر خدارا موضوع بحث کو نہ بدلیں۔ میں نہایت الحاح سے آپ سے یہ درخواست کر رہا ہوں۔ اور میں اس درخواست میں آپ کو خدا کا واسطہ دے رہا ہوں۔ اگر اب بھی آپ نے اس صحیح طریق عمل کو منظور نہ کیا۔ تو قیامت کے دن یہ بات آپ کے خلاف گواہی میں پیش ہوگی۔ ہم آپ ۴۴

۴۴ سے کوئی ایسا مطالبہ نہیں کر رہے جسے آپ خود تسلیم نہ فرما چکے ہوں آئیے نیک نیتی سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام اور دعوے پر سیر کن اور فیصلہ کن بحث کر لیجئے۔ طعن و تشنیع کو چھوڑ دیئے۔ اور خدا کے لئے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع کی منظوری دیجئے۔ اگر کوئی اور معقول شرط طے کرنے کی ضرورت ہو۔ تو جلد آگاہ فرمائیے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالوں میں تحریف کون کرتا ہے

مولوی محمد علی صاحب اپنے ایک تازہ خطبہ میں "قادیانیوں کے حوالوں کی حقیقت" بایں الفاظ بیان کی ہے "پھر حوالے بھی کیسے تلاش کئے جارہے ہیں۔ کچھ ادھر سے لیا اور کچھ ادھر سے لیا۔ اور اصل مقصد کو حذف کر دیا۔ میں ایسے دو حوالوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ایک حوالہ اثبات نبوت کے لئے بہت دفعہ دیا جاتا ہے۔ "اسی وجہ سے آپکا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپکی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپکی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"۔ مگر اس کے ساتھ ہی جو فقرہ آگے ہے اسے نقل نہیں کیا جائیگا" یہی معنی اس حدیث کے ہیں۔ کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے" (حقیقۃ الوحی ص۹۶) تو خوب یاد رکھیئے۔ کہ حوالہ اسی چیز کا نام ہے کہ پہلے الفاظ پڑھ دو اور اگلے نہ پڑھو۔ یہ ہے ان لوگوں کے حوالوں کی تلاش" (پیغام صلح ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ بقول حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نبیوں کی شکل تو بنا سکتی ہے۔ لیکن نبی نہیں بنا سکتی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نعوذ باللہ نبی نہ تھے بلکہ مذکورہ حدیث کے تحت میں صرف مخصوص علماء امت کے زمرہ میں شامل تھے۔ لیکن افسوس کہ مولوی صاحب حوالوں کی کتر و بیونت کا الزام ہم پر لگاتے ہوئے اسکی زد میں آگئے۔ انہوں نے بظاہر تو مکمل حوالہ نقل کر دیا۔ لیکن تحقیق کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ مولوی صاحب نے حوالہ کو تشنہ تکمیل ہی رکھا۔ اب میں مکمل حوالہ پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔ "یہ وحی الہٰی کہ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے۔ اور خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنیوالا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپکو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپکا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپکی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے"

پھر اسی حاشیہ کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تصریح فرماتے ہیں۔ جسے مولوی محمد علی صاحب نے چھوڑ دیا ہے۔ کہ "نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنی اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہونگے اور ایک ایسا ہوگا۔ **کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے** امتی وہی مسیح موعود کہلائیگا۔ (حقیقۃ الوحی ص۲۸)

اس اقتباس سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہر اور نبی تراش کے ہیں۔ وہاں یہ بھی اظہر من الشمس ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا فیضان امت محمدیہ میں دو طرح سے عمل میں آیا۔ اول مہر نبوت کے فاضہ سے علماء امت کو کمالات نبوت تفویض ہوئے اور وہ اسرائیلی نبیوں کے مشابہ ٹھہرے۔ ثانیاً مہر نبوت کے افاضہ کمال سے امت محمدیہ کے ایک فرد کو منصب نبوت عطا کیا گیا۔ اور وہ فرد "علماء امت" کے مقام سے بہت بلند درجہ رکھتا ہے۔ اور نبوت کے مقام پر فائز ہے۔ غرض مولوی محمد علی صاحب نے جو حوالہ مبایعین پر یہ الزام لگانے کے لئے پیش کیا۔ کہ وہ الفاظ میں کتر و بیونت کرکے [illegible] مقصد کو حذف کر دیتے ہیں۔ اسی سے ثابت ہو گیا۔ کہ وہ خود ایسا کرتے ہیں۔

خاکسار فضل کریم سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

چاند

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہوگیا ٭ کیونکہ تھا اس میں نشاں کچھ کچھ جمال یار کا

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

فضاء میں جسقدر کرے ہیں۔ ان میں سے ہماری زمین کے نزدیک ترین چاند ہے۔ اس کا فاصلہ زمین سے ڈھائی لاکھ میل سے بھی کچھ کم ہے۔ اور اگر ہماری زمین جیسی تیس زمینیں ساتھ ساتھ رکھ دی جائیں۔ تو ان کا ایک ایسا پل تیار ہو سکتا ہے۔ جس پر سے گذر کر ہم چاند تک پہنچ سکیں۔ یاد رہے کہ چاند سورج کی طرح خود بخود روشن چیز نہیں۔ بلکہ روشنی کے لئے یہ سورج کا محتاج ہے۔ سورج کی روشنی جب اس پر پڑتی ہے تو یہ چمکتا ہے۔ اور اس کی چمک ہم رات کو دیکھتے ہیں۔ یہ ایک ٹھوس گولا ہے۔ مگر بالکل سرد۔ دوسرے لفظوں میں یہ ایک مردہ چیز ہے۔ کیونکہ نہ چاند میں پانی ہے اور نہ ہوا۔ اور نہ ہی کوئی زندگی کے آثار ہیں۔ یہ زمین سے ایک تہائی جسامت رکھتا ہے۔ جب یہ پہلے مغرب کی طرف نظر آتا ہے۔ تو اسے ہلال یا نیا چاند کہتے ہیں۔ آہستہ آہستہ یہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور چودھویں دن بدر کہلاتا ہے۔ پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے۔ اپنے دور میں جب یہ زمین کے گرد چکر لگاتا ہے تو یہ ایسی حالتوں میں سے گذرتا ہے۔ کہ زمین والے اس کو بڑھنے والی اور گھٹنے والی چمک میں دیکھتے ہیں۔ آپ اس تجربہ سے اس کو آسانی سے سمجھ سکیں گے۔ کہ رات کے وقت ایک لیمپ جلائیں۔ اور اسے سامنے میز پر رکھیں۔ پھر ایک گیند کو ہاتھ میں لیکر اپنی نظر لیمپ کے درمیان کریں۔ تو لیمپ اوجھل ہو جائے گا۔ پھر اسے آہستہ آہستہ ایک طرف کریں۔ تو دیکھیں گے کہ صرف گیند کا کنارہ روشن ہوتا ہے۔ اور جوں جوں آپ گیند کو ایک طرف کرتے جائیں گے۔ گیند کا زیادہ حصہ روشن ہوتا جائے گا۔ اسی طرح چاند کو گیند تصور کریں۔ اور لیمپ کو سورج خیال کریں۔ تو آپ کو چاند کا ہلال سے بدر میں تبدیل ہونا۔ اور پھر گھٹنا سمجھ میں آجائے گا۔ جب چاند ہلال کی حالت میں ہوتا ہے۔ تو آپ دیکھیں گے۔ کہ ایک روشن پھانک کی طرح ہوتا ہے۔ لیکن چاند کا باقی دائرہ بھی مدھم سا نظر آتا ہے۔ اور اگرچہ ہمیں روشن حصہ خوب نظر آئے گا مگر غور کرنے سے باقی چاند کا حصہ بھی مدھم نظر آئے گا۔ اور اس طرح سے ہم سارا چاند دیکھ سکیں گے۔ مغرب میں جب سورج کی روشنی زمین پر پڑتی ہے تو زمین کی چمک واپس چاند پر پڑتی ہے لیکن چونکہ سورج کی براہ راست جو روشنی چاند پر پڑتی ہے۔ وہ بہت زیادہ روشن ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ جو زمین پر سے عکس چاند پر پڑتا ہے۔ یہ وہی مدھم حصہ چاند کا ہوتا ہے۔ جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ اس سورج کے عکس کو جو زمین کے آئینے پر پڑ کر چاند پر پڑتا ہے۔ اور ہم کو مدھم نظر آتا ہے۔ اصطلاح میں Earth Shine یعنی زمین کی چمک کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں چاند کے اس مدھم حصہ میں جو ہلال کے ساتھ ہوتا ہے۔ ہماری زمین ایک بڑے چاند کی طرح روشنی پہنچا رہی ہوتی ہے۔

چاند کے پہاڑ

جب چاند بدر کی حالت میں ہوتا ہے تو اس میں سیاہ داغ نظر آتے ہیں۔ یہ پہاڑ ہیں۔ دوربین کی مدد سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک پہاڑ چوٹی والا ہے۔ جس کے گرد چھوٹی چھوٹی چوٹیوں والے پہاڑ دائرے میں ہیں۔ اسی طرح کے بہت سے پہاڑ چاند میں ہیں۔ ان میں سے ایک پہاڑ کو جو بذریعہ حساب ناپا گیا۔ تو معلوم ہؤا۔ کہ اس کی بلندی سطح چاند سے چھبیس ہزار فٹ ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کسی زمانہ میں جبکہ چاند کے اندرونی حصہ میں آگ تھی۔ تو یہ آگ پہاڑوں کی چوٹیوں سے نکلتی تھی اور گرم گرم مادہ اڑ اڑ کر پہاڑ کے گرد گرتا تھا۔ جیسا کہ فوارے سے پانی گرتا ہے۔ اور یہ مادہ وہیں دائرے میں ٹھنڈا ہو کر مذکورہ بالا صورت پیدا ہوگئی۔ ہمارے کرہ پر اس قسم کے بہت سے آتش فشاں پہاڑ موجود ہیں۔

چاند کی گردش اور کشش

چاند زمین کے گرد اسی طرح گردش کرتا ہے۔ جس طرح زمین سورج کے گرد گھومتی ہے۔ اور سورج اور چاند اور زمین کی کشش آپس میں اثر انداز ہے اور ہم اس کے نتیجہ میں سمندروں میں جوار بھاٹا دیکھتے ہیں۔ سمندر میں طوفان اس وقت بھی اٹھتے ہیں۔ جبکہ چاند اور سورج ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں۔ مگر جبکہ چاند "ہلال" اور "بدر" ہوتا ہے۔ تو چاند اور سورج کی کششیں مل جاتی ہیں۔ اور دونوں اکٹھی ہو کر سمندر میں بہت ہی بلند اور خطرناک لہریں پیدا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایسے وقتوں میں سب سے زیادہ طوفان سمندر میں پیدا ہوتے ہیں۔ اول الذکر قسم کے طوفان کو "Neap Tide" اور موخر الذکر قسم کو Spring Tide کہتے ہیں۔ چاند کا زمین سے اوسطاً فاصلہ دو لاکھ اڑتیس ہزار آٹھ سو ستاون میل ہے۔ اس کا قطر دو ہزار ایک سو ساٹھ میل ہے کثافت زمین سے قدرے زیادہ ہے۔ یہ اپنے محور پر مہینے میں ایک بار گھومتا ہے۔ اور زمین کے گرد تقریباً ½ ۲۹ دن میں ایک دور پورا کرتا ہے۔

خاکسار۔ سید ظہور احمد شاہ

احمدیہ گرلز سکول سیالکوٹ کا پندرھواں سالانہ جلسہ

۱۲ مئی چار بجے شام سکول کا پندرھواں سالانہ جلسہ سیدہ فضیلت صاحبہ کی زیر صدارت میں منعقد ہوا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے جلسہ میں تشریف لانیوالی بہنوں کا شکریہ ادا کیا۔ سیدہ رفعت صاحبہ استانی دینیات نے مڈل کلاس کی طالبات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ لڑکیاں اپنے مضامین سنائیں گی۔ چنانچہ حمیدہ۔ اقبال۔ فہمیدہ محمودہ۔ امۃ الحفیظ فہمیدہ ثانی۔ اور ممتاز نے اپنے اپنے مضامین سنائے۔ جن کے موضوع تھے۔ رمضان شریف۔ علم کی آئی۔ زکوٰۃ۔ پردہ بیغمبر اسلام۔ عورتوں کی تعلیم۔ اس کے بعد امۃ اللہ نے پردہ کے متعلق قرآن کریم کی آیت وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ کا مطلب اور پردہ کے فوائد پر مختصر تقریر کی۔ اور لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ کا مفہوم بیان کر کے صحابیات اور مشہور زمانہ مسلمان عورتوں کا علم و فضل۔ درس و تدریس۔ جنگوں میں شمولیت اور دینی و دنیاوی ترقیات نمونہ کے طور پر پیش کیں۔ اور بتایا کہ صحابیات نے چہرہ کے پردہ کو قائم رکھتے ہوئے ایسا نمونہ دکھایا۔ جو ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ سیدہ مسرت نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور افضلیت کو مؤثر رنگ میں بیان کیا۔ اور قرآن کریم کی آیات۔ تورات اور انجیل کے حوالجات سے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں۔ بعدہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے اسلامی عبادات کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ آجکل مسلمانوں نے عبادت کے عجیب عجیب طریقے ایجاد کر لئے ہیں جو نہ تو قرآن کریم سے اور نہ ہی احادیث وسنت نبوی سے ثابت ہیں۔ اسلامی عبادات وہی ہیں جو قرآن کریم اور سنت رسول سے ثابت ہیں۔ چونکہ تنگی وقت کی وجہ سے جلسہ کی کارروائی ختم نہ ہو سکی۔ اس لئے ۱۳ مئی کو ۵ بجے شام پھر جلسہ ہوا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے مڈل کلاس کی رخصت ہونیوالی لڑکیوں کو مخاطب کرتے ہوئے اسلامی تعلیم پر کاربند رہنے۔ خدا و رسول کی اطاعت۔ والدین کی فرمانبرداری۔ بہن بھائیوں سے ادب و شفقت صوم و صلوٰۃ کی پابندی غرضیکہ نہایت مؤثر اور مشفقانہ رنگ میں مفید نصائح کیں۔ وفات مسیح علیہ السلام کے فرائض بدعات سے پرہیز۔ اس کے بعد سیکرٹری لجنہ اماء اللہ نے سکول کی سالانہ رپورٹ سنائی۔ بعدہ دینیاتی اور اخلاقی انعام تقسیم کئے گئے۔ ۳۴ لڑکیاں میں سے ۲۴ لڑکیاں دینیات میں کامیاب ہوئیں

زینب سیکرٹری [illegible] ۱۵ مئی ۱۹۴۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ گنج کے شاندار تبلیغی جلسے

جماعت احمدیہ گنج لاہور نے حسب سابق شاندار طور پر جلسہ سالانہ ۱۳، ۱۴ مئی کو کیا۔ جس میں جماعت احمدیہ لاہور اور مضافات کے احباب کے علاوہ متعدد دیگر جماعتوں کے دوست بھی شریک ہوئے وسیع پیمانہ پر رہائش اور خوراک کا انتظام تھا۔ یہ اپنی نوعیت کا پہلا موقع تھا کہ مخالفین نے انتہا درجہ کی عداوت کا اظہار کیا اور خدا کے فضل سے جتنی زیادہ مخالفت ہوئی۔ اتنی ہی غیر معمولی اور عظیم الشان کامیابی ہوئی۔ مرکز سے مولوی ابوالعطاء صاحب۔ پنڈت عبداللہ بن سلام صاحب۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری۔ گیانی واحد حسین صاحب اور ڈاکٹر محمد بشیر صاحب تشریف لائے۔ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم پلیڈر گجرات بھی تشریف لائے۔ جو ہمیشہ ہماری خواہش کا غیر معمولی احترام کر کے اپنی مصروفیات کے باوجود تشریف لاتے ہیں۔ صدارت کے فرائض جناب پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ ایم ایل اے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ۔ جناب چوہدری اسداللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء نے سرانجام دیئے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ ہندو سکھ اور غیر احمدی دوست بہت زیادہ تعداد میں شریک ہوتے۔ پولیس کا انتظام تسلی بخش تھا۔ جس کے لئے سردار نانک سنگھ صاحب انچارج تھانہ پولیس مغلپورہ کے ہم ممنون ہیں۔

اس جلسہ کے اثرات اور کامیابی نے مخالفین کو اور زیادہ مشتعل کر دیا۔ انہوں نے اس کے جواب میں ایک جلسہ ۴، ۵ مئی کو منعقد کیا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ کی دوسری محترم ہستیوں کے خلاف دو دن سخت بدزبانی کرائی۔ مخالفین کے گندے اعتراضات کا پر متانت جواب دینے کے لئے ہم نے ۱۱ مئی کو اپنی مسجد میں جلسہ کیا۔ جس میں چوہدری محمد یار صاحب عارف نے بھی تقریر کی اور ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم نے اپنی تقریر میں اعتراضات کے مبسوط اور مدلل جوابات تین بجے رات تک دیتے۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعے تمام لوگوں کے کانوں تک پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ اس موقعہ پر بھی سردار نانک سنگھ صاحب انچارج پولیس مغلپورہ نے اپنے فرائض عمدگی سے ادا کئے۔ مخالفین نے اپنی مذبوحی حرکات کو پھر دہرایا۔

ان دونوں جلسوں کے اثرات تعلیم یافتہ اور امن پسند معززین پر نمایاں ہیں غیر احمدی مولویوں اور مفسدانہ کوشش کرنے والے مقامی غیر لوگوں کے متعلق علانیہ اظہار نفرین کیا جا رہا ہے۔ ہم نے احسن طور پر اختلافی مسائل کو حل کرنے کے لئے تحریری مناظرہ کی پرزور دعوت دے رکھی ہے۔ مگر غیر احمدی تحریری مناظرہ پر آمادہ نہیں۔ وہ خط و کتابت جو ان سے تحریری مناظرہ کے بارے میں ہوگی۔ بصورت ٹریکٹ شائع ہو رہی ہے۔

خاکسار۔ شیخ نور احمد جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ گنج

چندہ تحریک جدید کے بقائے بہت جلد ادا کئے جائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مخلص دوست جو تحریک جدید کے پہلے دور میں ۵۰/-، ۱۰۰/- اور ۱۵۰/- ادا کر چکے ہیں۔ اور جنہوں نے چوتھے سال پھر ۵۰/- کا وعدہ کیا اور پانچویں سال تحریک جدید کی اہمیت کی وضاحت ہونے پر کہ یہ وہ تحریک ہے۔ جو مشیت ایزدی کے ماتحت ہوئی۔ اور اس میں متواتر حصہ لینے والے وہ پانچ ہزار خدا کے سپاہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں اور جو لوگ اس شاندار دس سالہ قربانی میں حصہ لیں گے۔ ان کے نام جہاں ایک کتاب میں شائع کر دیئے جائیں گے وہاں "منارة المسیح" کی طرح ان کے نام "مرکزی لائبریری کے ہال" پر لکھ دیئے جائیں گے۔ تا آنے والی نسلیں عزت و احترام کے ساتھ ان کے نام لیتے ہوئے دعائیں کریں۔ اس اہمیت کے پیش نظر انہوں نے پانچویں سال کے لئے ۵۵/- روپیہ کے وعدے کے ساتھ اپنے گھر والوں بچوں اور لڑکیوں کی طرف سے گذشتہ چار سال کا بھی وعدہ کیا۔ جس کی میزان سالِ پنجم بمع اہل و عیال ۲۶۴/۴ تھی اور ادائیگی کی صورت یہ تھی کہ ایک سال میں دو سال کا چندہ ادا کیا جائے گا۔ (جو دوست گذشتہ سالوں کا چندہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ مگر گذشتہ رقم یکمشت ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ایسے احباب کے لئے حضور کی طرف سے عام اجازت ہے۔ کہ وہ ماہوار کوئی قسط مقرر کر کے ادا کر دیں یا ایک سال میں دو سال کا چندہ ادا کرتے جائیں غرض جس طرح ان کو سہولت ہو۔ وہ گذشتہ رقم ادا کر سکتے ہیں)

مگر عملاً کچھ ادا نہیں کر سکے اب رجسٹری خط ملنے پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور لکھتے ہیں میں اللہ تعالیٰ کے حضور تقصیروار اور گناہ گار ہوں۔ میری کوتاہی معاف فرما کر پردہ پوشی فرمائیں۔ مجھے میرے مربی اور محسن بڑے بھائی کی طرف سے ماہوار امداد میں ایک معقول رقم ملتی ہے۔ اس میں سے ایک رقم میرے بچے کی تعلیم کے لئے بھی ہے۔ حضور کی خدمت اقدس میں درخواست ہے کہ دفتر تحریک جدید کو ہدایت فرمائیں کہ وہ یکم جون ۴۰ء سے تا بے باقی جملہ رقوم موعودہ محاسب صاحب سے مبلغ . . . ماہوار وصول کر لیا کریں۔

وہ احباب جن کے ذمہ گذشتہ چار سالوں میں کسی سال کا بقایا ہے اور دفتر سے ان کو اطلاع مل چکی ہے یا بوجہ پتہ نہ ہونے کے اطلاع نہیں ہو سکی۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ۳۱ مئی تک اپنا بقایا ادا کر دیں۔ اگر اب ادائیگی کی طاقت نہیں رکھتے تو ۳۱ مئی کے بعد ادا کرنے کی مزید مہلت حاصل کر لیں۔ اگر ادائیگی کی بالکل توفیق نہیں تو معافی لے لیں۔ پس بقایا دار احباب کو اس مثال سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے بقائے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا ان کا نام تحریک جدید کی پانچ ہزاروالی فوج میں آ جائے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

مساجد کے استعمال کے متعلق علماء میں اختلاف

آج کل خاکسار لاہور میں بعض مساجد کو جس رنگ میں استعمال کر رہے ہیں۔ اس کے جواز اور عدم جواز کے متعلق علماء میں بحث شروع ہو رہی ہے۔ مولوی غلام مرشد صاحب مسجد شاہی لاہور نے اگرچہ خاکساروں کے اس طریق عمل کے متعلق کوئی صاف فتویٰ نہیں دیا۔ لیکن ان کے انداز بیان سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ خاکساروں کے حق میں ہیں۔ لیکن ان کے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے صاف الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ مسجدیں صرف اللہ کے ذکر کے لئے بنائی جاتی ہیں . . . . انصاف یہ ہے۔ کہ خاکسار مسجدوں پر لاہور میں قبضہ کر کے استعمال کرتے ہیں۔ یہ مساجد کی غرض کے خلاف ہے۔ صاف الفاظ میں دیانت داری سے کہتے ہیں۔ کہ حکومت پنجاب نے مساجد کا احترام کیا۔ مگر خاکساروں نے نہیں کیا۔" (اہل حدیث ۱۷ مئی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۶ رمئی۔ بلجیم اور فرانس میں اس قدر شدید گولہ باری ہو رہی ہے کہ آج انگلستان کے جنوب مشرقی ساحل پر بعض شہر ہل گئے۔ اور ایک منٹ تک اس طرح جھٹکے آتے رہے۔ گویا زلزلہ آ رہا ہے۔ ہر جھٹکے کے ساتھ گرگراہٹ کی آوازیں بھی آتی تھیں۔ وزارت فضائی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن ہوائی جہازوں نے کل کینٹ پر دو درجن بم گرائے مگر کوئی نقصان نہ ہوا۔

ہیگ ۱۶ رمئی۔ ہالینڈ کے جرمن علاقہ میں نازی حکومت نے کپڑے کی خرید مویشی پالنے اور بہت سے دوسرے کاروبار پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ کسی کو ایک روز سے زیادہ کا سامان خورد و نوش خریدنے کی اجازت نہیں۔ پٹرول کے استعمال پر بھی کڑی پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔

شملہ ۱۶ رمئی۔ نئے وزیر ہند نے ایک اخبار میں لکھا ہے۔ کہ ہندوستان آج مشرق میں اہم سیاسی پوزیشن کا مالک ہے۔ اور برطانوی مدبرین نے محسوس کر لیا ہے۔ کہ اسے آزادی دیدی جائے اگر کانگرس ہمارے ساتھ تعاون کرے تو میں بہت خوش ہوں گا۔ کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلی کے متعلق آپ نے لکھا ہے۔ کہ ہندوستان کے حالات کے لحاظ سے موزوں ترین کانسٹی ٹیوانٹ اسمبلی یہ ہے کہ مختلف صوبوں اور پارٹیوں کے دس بارہ نمائندے ایک کمیٹی میں بلائے جائیں۔

برلن ۱۶ رمئی۔ جرمن ملٹری کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر حکومت بلجیم برسلز کو شدید بمباری سے بچانا چاہتی ہے۔ اور خوفناک مناظر نہیں دیکھنا چاہتی۔ تو اسے چاہیئے کہ وہاں فوجیں جمع نہ کرے۔

شملہ ۱۶ رمئی۔ وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو کو ان کے ایک دوست نے نیویارک سے لکھا ہے۔ کہ اپنے دونوں لڑکوں کو یہاں بھیج دیں۔ جو اتنا عرصہ جنگ میں یہیں رہیں۔ آپ نے اسے تار دیا ہے۔ کہ اس محبت کا شکریہ۔ مگر میرے دونو لڑکے میدان جنگ میں لڑ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۶ رمئی۔ ترکی میں جو اطالوی آباد ہیں۔ وہ وہاں سے نکل رہے ہیں مصر میں اطالوی کمپنیاں بند ہو رہی ہیں۔ حکومت اٹلی سرکاری طور پر پوپ کے اخبار کو قابو میں لانے کی کوشش کر رہی ہے کیونکہ اس کی صاف گوئی اسے پسند نہیں اطالوی افسر اتحادیوں کے خلاف جذبات پھیلا رہے ہیں۔ تا جب حکومت دیکھے کہ لڑائی میں شرکت اس کے لئے مفید ہے تو رائے عامہ کوئی مزاحمت نہ کرے۔

روم ۱۶ رمئی۔ یوگوسلاویہ کے خلاف بھی اطالوی مظاہرے کر رہے ہیں کل بہت سے لوگ اس کی سرحد کے پاس جمع ہوئے۔ اور یوگوسلاویہ مردہ باد ہمیں ڈلمیشیا کا علاقہ ملنا چاہیے۔ کے نعرے لگاتے رہے انہوں نے پتھر پھینکے جس سے بعض مکانوں کی کھڑکیوں وغیرہ کو نقصان پہنچا۔

دہلی ۱۶ رمئی۔ جرمنی کے جو جہاز غیر جانبدار بندرگاہوں میں رکے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض پر ہندوستان کا مال لدا ہوا ہے۔ حکومت ہند کوشش کر رہی ہے کہ اسے چھڑا سکے۔ ڈچ ایسٹ انڈیز میں جو جرمن جہاز ہیں۔ ان کا معاملہ عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

جنیوا ۱۶ رمئی۔ سوئٹزرلینڈ میں جنگ کے خطرہ کے پیش نظر لیگ آف نیشنز کے ہیڈ کوارٹر خالی کئے جا رہے ہیں۔ اور غالباً پرتگال میں قائم کئے جائیں گے۔

واشنگٹن ۱۶ رمئی۔ آج صدر جمہوریہ امریکہ نے ڈیفنس کے مسئلہ پر اظہار خیالات کرتے ہوئے کانگرس سے ایک ارب ۸۰ کروڑ ڈالر کا مطالبہ جنگی تیاریوں کے لئے کیا۔

بمبئی ۱۶ رمئی۔ یہاں عنقریب ایک کارخانہ موٹر سازی کے لئے کھولا جائے گا۔ تاکہ داخلی قیمت پر موٹریں تیار ہو سکیں نیشنل پلیننگ کمیٹی کی تجویز ہے۔ کہ نہ صرف موٹریں بلکہ ہوائی جہاز بھی تیار کئے جائیں۔

لنڈن ۱۶ رمئی۔ حکومت برطانیہ نے راشن میں مزید تخفیف کر دی ہے ۲۳ رجون سے مکھن ۸ سے ۴ اونس ملا کریگا۔ اور چینی ۱۲ اونس سے ۸ اونس گوشت میں بھی کمی کر دی جائیگی۔ اور گلوکوز کا استعمال بھی کم کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۶ رمئی۔ مسٹر چرچل کی وزارت میں جس قسم کے لوگ شامل کئے گئے ہیں۔ ان پر قیاس کر کے کہا جا سکتا ہے کہ لارڈ لنلتھگو کے بعد سر سیموئیل ہور ہندوستان کے وائسرائے مقرر ہونگے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں کیبنٹ میں نہیں لیا گیا۔

لنڈن ۱۷ رمئی۔ وزارت فضائی نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج بھی رائل ایر فورس کے ہوائی جہازوں نے جرمنی کے بہت سے فوجی مقامات پر سخت بمباری کی اور کافی نقصان پہنچایا۔

پیرس ۱۷ رمئی۔ حکومت فرانس نے اعلان میں بتایا ہے۔ کہ دریائے راڈیل کے شمال اور سیڈان کے جنوبی علاقہ میں لڑائی زور شور سے ہو رہی ہے راڈیل کا علاقہ سیڈان کے مغرب میں بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ شمالی بلجیم میں لڑائی کا زیادہ زور نہیں۔ لووین سے کوئی خبر نہیں آئی۔

مغربی محاذ پر جرمن حملے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہٹلر جلد سے جلد فتح حاصل کرنے کے لئے آخری بازی لگانے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اور وہ برطانیہ پر حملہ سے قبل یورپ کا نقشہ بدل دینا چاہتا ہے

سوئٹزرلینڈ پر حملہ کا خطرہ اب بہت کم ہو گیا ہے۔ اس کی ایک وجہ غالباً یہ ہے کہ اٹلی کے ساتھ اس کے تعلقات نہایت خوشگوار رہیں۔ جرمن فوجیں پہلے اس کی سرحد پر جمع ہوتی تھیں مگر اب ان میں سے کچھ واپس بلا لی گئی ہیں۔ اور غالباً فرانس کے محاذ پر بھیج دی گئی ہیں بہت سی فوجیں وہاں اس لئے ٹھہری ہوتی ہیں۔ کہ اتحادی ہوائی جہاز وہاں

حملے کرنے نہیں جاتے۔ نیز اس وجہ سے کہ یہاں سے فوجوں کو سوئٹزرلینڈ کی ریلوے کو استعمال کئے بغیر مغربی محاذ پر پہنچایا جا سکتا ہے۔ اتحادی ہوائی جہاز اس ریلوے پر شدید بمباری کر سکتے ہیں۔

لنڈن ۱۷ رمئی۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم آج ماہرین کی ایک پارٹی کے ساتھ پیرس آئے۔ اور فرانس کے وزیر اعظم موسیو رینو۔ وزیر دفاع موسیو دلادیہ اور جنرل گیمیلن سے ملے۔

آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے آج ایک تقریر میں کہا۔ کہ آسٹریلین افواج کا مصر میں پہنچ جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ اب بھی سمندروں میں برطانیہ اور فرانس کی حکومت ہے۔ امید ہے کہ ہمارے سپاہی بہادری سے لڑیں گے۔ ہماری اور فوجیں برطانیہ پہنچ گئی ہیں۔ اور اس طرح ہم نے بتا دیا ہے۔ کہ ہم جنگ کے آخر تک اس کا ساتھ دیں گے۔

دہلی ۱۷ رمئی۔ مہر رضا علی نے ایک بیان شائع کیا ہے کہ وائسرائے کو چاہیئے گاندھی جی اور مسٹر جناح کو بلا کر ایک دوسرے سے بات چیت کا موقعہ دیں۔ ہندوستان کی سیاسی الجھنوں کو سلجھانے کا بہتر موقعہ اس سے زیادہ کوئی نہیں ہوگا۔ اگر یہ ملاقات کامیاب ہو۔ تو ایک بڑی کانفرنس منعقد کی جائے جس میں ریاستی نمائندے بھی ہوں جس طرح ہندوستان کا فرض ہے کہ جنگ میں برطانیہ کی مدد کرے۔ اس کا بھی فرض ہے۔ کہ نئے آئین کے متعلق ہندوستانیوں کے شکوک و شبہات دور کرے۔

لنڈن ۱۷ رمئی۔ ناروے میں اتحادی فوجیں نارویجن فوجوں سے مل کر نارویک کے دکن میں ایک سو اسی میل پیچھے لڑ رہی ہیں۔ انہوں نے دو جرمن جہاز نیچے گرائے۔ اور کئی جگہوں پر قبضہ کر لیا۔ جرمنوں نے ہوائی چھتریوں کے ذریعے سپاہیوں کو سامان خوراک پہنچانے کی کوشش کی۔ مگر ناکامی ہوئی۔

دریں اثناء کی محصور بندرگاہ نارویک بندرگاہوں کا جائزہ لیا ہوا۔ بلا سے بارود کو صاف کیا جا رہا ہے اور بہت سی سرنگیں بیکار کر دی گئی ہیں

لنڈن ۱۷ مئی بلجیم گورنمنٹ برسلز سے آسٹنڈ چلی گئی ہے۔ یہ شہر بلجیم کے کنارے پر واقع ہے۔

پیرس ۱۷ مئی۔ کل برطانیہ اور فرانس کے وزراء اور جرنیلوں کی ایک کانفرنس یہاں ہوئی۔ جرمنی فرانس کے بیچ میں سے گذرنے کی جو کوشش کر رہا ہے۔ اس کے انسداد کے ذرائع پر غور کیا گیا۔ مسٹر چرچل ہوائی جہاز سے یہاں آئے تھے اور اسی میں واپس چلے گئے۔ بعض اہم فیصلے کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۷ مئی انگریزی ہوائی جہازوں نے بم برسا برسا کر جرمنوں کا ناک میں دم کر دیا ہے۔ گذشتہ شب انہوں نے جرمن فوجی چوکیوں پر دھواں دھار بم برسائے جرمنوں کے نقصانات کی تفاصیل ابھی ظاہر نہیں کی گئیں۔ کل دن میں پچاس جرمن ہوائی جہاز نیچے گرائے گئے۔

بلجیم کے شہر لوبین کے علاقہ میں جرمنوں نے حملہ کیا۔ یہ شہر برسلز سے بیس میل جانب مشرق ہے۔ اسی طرح برسلز کے شمال مشرق میں ملین کے شہر پر حملہ کیا۔ ایک علاقہ میں جرمن فرانسیسی مورچوں میں گھس آئے تھے۔ مگر انہیں نکال دیا گیا۔

جرمنی نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ اس نے میجنو لائن سے سمندر تک فرانسیسی قلعہ بندیاں کو توڑ دیا ہے۔ نیز سیڈان کے جنوب مشرق کی لڑائی میں بارہ ہزار قیدی بنائے ہیں۔

آسٹریلیا کی فوج کا دوسرا دستہ اب مصر پہنچا ہے۔ وزیر نوآبادیات نے اس کے نام ایک پیغام بھیجا ہے۔ کہ مجھے تمہارے آنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور ہمارے حوصلے بڑھ گئے ہیں۔

صدر جمہوریہ امریکہ نے کل جو پیغام دیا تھا۔ اس سے اہل امریکہ سمجھ گئے ہیں۔ کہ اگر اتحادیوں کو مغربی محاذ پر شکست ہوئی۔ تو امریکہ بھی خطرہ میں پڑ جائے گا۔

روم ۱۷ مئی۔ اٹلی کے بجٹ میں ۲۷ ارب لیرا کا گھاٹا دکھایا گیا ہے۔ لڑائی کی تیاریوں پر پہلے سے چار گنا خرچ کیا جائے گا۔

قاہرہ ۱۷ مئی مصر کے بچاؤ کے لئے یہاں والنٹیروں کی بھرتی شروع ہو گئی ہے۔

حیدرآباد دکن ۱۷ مئی حضور نظام نے جنگ میں حکومت برطانیہ کو پچاس ہزار پونڈ کی مزید امداد دی ہے۔ پہلے آپ کئی رقوم بطور امداد دے چکے ہیں۔ ایک لاکھ پونڈ کے صرف سے آپ نے ایک ہوائی دستہ مہیا کیا تھا۔ جس نے دشمن کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ یہ رقم بھی اسی پر صرف کی جائے گی۔

دہلی ۱۷ مئی ہالینڈ کو ہندوستان سے صرف وہی تار بھیجے جائیں گے۔ جو انگریزی یا فرانسیسی میں ہوں۔

ہندوستان غیر ممالک کو نارئیل کے خول بمقدار کثیر بھیج رہا ہے۔ یہ خول گیس کے نقابوں میں کام آتے ہیں۔ حکومت چاہتی ہے۔ کہ اس برآمد میں اضافہ کیا جائے۔

کراچی ۱۷ مئی یہاں پانی کم ہو گیا ہے۔ گورنمنٹ اور کارپوریشن اس سوال پر غور کر رہی ہے۔ پہلے جہاں روزانہ ایک کروڑ گیلن پانی سپلائی کیا جاتا تھا۔ اب صرف اسی لاکھ گیلن کیا جاتا ہے۔ جن علاقوں میں پانی کم ہو گیا ہے۔ وہاں موٹروں کے ذریعہ پانی پہنچایا جاتا ہے۔

بمبئی ۱۷ مئی جے کوٹ کے مقام پر فرنٹیر میل اور مال گاڑی کے تصادم میں حکومت کا دو لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ لوگوں کا جو مال ملا ہے۔ وہ دوہد کے مجسٹریٹ کے پاس بھیجا ہے۔ اس میں اسی ہزار روپیہ نقد اور ۲۰ ہزار کا سونا

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اس ریلوے کی مکینیکل برانچ میں ٹریڈ اپرنٹسوں کی اسامیوں کے لئے امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ مدت شاگردی پانچ سال کا ہوگا۔ اور اس زمانہ میں حسب ذیل طریق پر وظائف ملیں گے۔ پہلے سال ساڑھے چار آنہ روزانہ۔ دوسرے سال سات آنے روزانہ۔ تیسرے سال ساڑھے نو آنے روزانہ۔ چوتھے سال ساڑھے گیارہ آنے یومیہ اور پانچویں سال ساڑھے تیرہ آنے یومیہ۔ کل ۴۰ آدمی لئے جائیں گے۔ مسلمانوں کے لئے تیس آسامیاں ریزرو ہیں۔ اینگلو انڈین اور ہندوستانی یورپینوں کے لئے ایک۔ دوسری اقلیتوں کے لئے چار آسامیاں ریزرو ہیں۔ یکم جولائی ۱۹۴۰ء کو امیدواروں کی عمریں ۱۵ سال سے کم یا ۱۸ سال سے زیادہ کی نہ ہونی چاہئیں کم از کم تعلیمی قابلیت پرائمری کے امتحان تک ہے۔ درخواستیں معہ سکول کے اصلی سرٹیفکیٹ جن میں تاریخ پیدائش کا اندراج ہو حسب ذیل علاقوں کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹوں میں سے کسی قریبی علاقے کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو ۲۰ جون ۱۹۴۰ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

علاقوں کے نام:۔ دہلی۔ فیروزپور۔ کراچی۔ لاہور۔ ملتان۔ کوئٹہ اور راولپنڈی

جن امیدواروں کو ڈویژنل سلیکشن بورڈ ۹ جولائی ۱۹۴۰ء کو دس بجے صبح انٹرویو کے لئے بلائے گا انہیں اپنے خرچ پر حاضر ہونا ہوگا۔ جن امیدواروں کو آخری انتخاب کے لئے ۹ جولائی ۱۹۴۰ء کو سپرنٹنڈنٹ مکینیکل ورکشاپس مغلپورہ کے دفتر میں بلایا جائے گا۔ ان کو اس مقصد کے لئے مفت پاس دیئے جائیں گے۔ تقرری سے قبل امیدواروں کو سی آئی کلاس میں میڈیکل امتحان پاس کرنا ہوگا۔ چیف مکینیکل انجنیئر لاہور

سستے ریل اور موٹر کے مشترکہ واپسی ٹکٹ

جو چھ ماہ تک کار آمد ہیں

از

یکم اپریل ۱۹۴۰ء

ملتان چھاؤنی سے سرینگر

براستہ لاہور

سکیم الف

براستہ راولپنڈی یا جموں (توی) اور واپسی کسی ایک راستہ سے

اول	۱۱۵/۹/۰ روپیہ
دوم	۷۰/۵/۰ "
درمیانہ	۲۵/۱۴/۰ "
سوم	۱۸/۱۰/۰ "

سکیم ب

براستہ جموں (توی) اور بانہال اور واپسی اسی راستہ سے

اول	۱۰۰/۱۳/۰ روپیہ
دوم	۶۲/۱۴/۰ "
درمیانہ	۲۳/۱/۰ "
سوم	۱۷/۰/۰ "

ان کرایہ جات میں چار سو میل کا موٹر کا کرایہ بھی شامل ہے

باتصویر پمفلٹ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔

چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

کٹ پیس کلاتھ

سوتی سلکی۔ ریشمی۔ ولایتی اور جاپانی سربند گانٹھیں اور کھلا ہول سیل اور پرچون ہر قسم کا کٹ پیس ہندوستان بھر کے تمام بڑے بڑے تجارتی شہروں میں ہزاروں دکاندار مستقل طور پر ہمارے ساتھ کاروبار کر کے معقول منافع اٹھا رہے ہیں۔ بیوپاریوں کو ہر قسم کی سہولیت دی جاتی ہے۔ کلاتھ مارکیٹ رپورٹ اور جالو نرخنامہ آج ہی منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔

میسرز منیشی برادرس ہول سیل جنرل کلاتھ مرچنٹس دھوبی تلاؤ بمبئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah